REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۷ تبوک ۱۳۳۹ ہش | ۱۷ ستمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۱۴

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۶ ستمبر بوقت نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند ٹھیک آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

# مسٹر لوممبا کے نمائندے کو حفاظتی کونسل کے اجلاس میں شریک نہیں کیا جا سکتا

## کانگو کے الجھے ہوئے حالات — متضاد دعوے

نیویارک ۱۶ ستمبر۔ حفاظتی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر لوممبا وزیراعظم کانگو کے نمائندے مسٹر کنسزا کو کونسل کی کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت نہ دی جائے۔ اجلاس میں نمائندہ روس نے مسٹر ہیمرشولڈ پر سخت اعتراضات کئے۔ کہ انہوں نے کانگو میں کونسل کی قرارداد کی خلاف ورزی کی ہے۔ کانگو کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ سخت الجھے ہوئے ہیں۔ مخالف فریق ایک دوسرے کی گرفتاری کے بدستور دعوے کر رہے ہیں۔

لیوپولڈ وِل کی اطلاعات سے پتہ چلا ہے۔ کہ کرنل جوزف موبوتو کے اس اعلان کے باوجود کہ انہوں نے فوج کو سارے ملک کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لینے کا حکم دے دیا ہے۔ کانگو کے حالات سخت الجھے ہوئے ہیں۔ کرنل موبوتو سابق چیف آف سٹاف ہیں۔ اور صدر کاساووبو کے نامزد وزیراعظم مسٹر الیو نے انہیں جنرل لنڈولا کی جگہ کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے۔ کرنل جوزف موبوتو نے لیوپولڈ وِل ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے بحران رفع ہونے تک صدر کاساووبو کے علاوہ دونوں وزرائے اعظم (مسٹر لوممبا اور مسٹر الیو) کو بھی معطل کر دیا ہے اسی طرح پارلیمنٹ کے دونوں ایوان بھی معطل رہیں گے آپ نے کہا میں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مسٹر لوممبا اور مسٹر الیو نے جو وفد حفاظتی کونسل کے اجلاس میں کانگو کی نمائندگی کے لئے بھیجے ہیں۔ انہیں واپس لیوپولڈ بھیج دیا جائے۔

دوسری طرف مسٹر لوممبا نے لیوپولڈ وِل ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے بتایا کہ کرنل موبوتو کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ آپ نے کہا ملک کا اقتدار اعلیٰ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کو حاصل ہے۔ اور وہ مجھ پر اظہار اعتماد کر چکے ہیں اور مجھے بحران رفع کرنے کے مکمل اختیارات دے چکے ہیں ؛

## کُل پاکستان بنیاد پر مرکزی میڈیکل سروس قائم کی جائیگی

### طبی کمیشن کی سفارشوں پر بتدریج عمل کیا جائے گا

راولپنڈی ۱۶ ستمبر۔ صحت، محنت اور سماجی بہبود کے وزیر لفٹننٹ جنرل ڈبلیو۔ اے برکی نے کہا ہے کہ مرکزی اعلیٰ سروس کے طرز پر ملک میں کل پاکستان کی بنیاد پر ایک مرکزی ہیلتھ سروس قائم کی جائے گی۔ اس کی سفارش طبی اصلاحات کمیشن نے کی ہے، جسے حکومت نے منظور کر لیا ہے۔ جنرل برکی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ صوبائی ہیلتھ سروسیں بدستور قائم رہیں گی۔ انہوں نے مزید انکشاف کیا۔ کہ حکومت نے طبی اصلاحات کمیشن کی سفارش پر یہ فیصلہ بھی کیا ہے۔ کہ ہر میڈیکل کالج اور اس سے منسلک ہسپتال کے لئے ایک خود مختار مجلس منتظمہ قائم کی جائے

وزیر صحت نے بتایا کہ حکومت نے کمیشن کی یہ سفارش بھی منظور کر لی ہے کہ ضلعی اور ڈویژنل ہسپتالوں کو زیادہ اختیارات دیئے جائیں۔ اور ان کی مزید اصلاح اور توسیع کی جائے۔ آپ نے بتایا کہ ملک میں بیماریوں کے روک تھام کی سرگرمیاں تیز تر کر دی جائیں گی۔

## نہری پانی کے علاوہ تین اور معاہدوں پر دستخط

کراچی ۱۶ ستمبر۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان نہری پانی کے تاریخی معاہدے پر صدر ایوب اور پنڈت نہرو ۱۹ ستمبر کو دستخط کریں گے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی جانب سے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب عالمی بنک اور دوست ملکوں کے ساتھ دوسرے سمجھوتوں پر بھی دستخط کریں گے۔ سب سے اہم سمجھوتہ سندھ کے طاس کے ترقیاتی فنڈ کے قیام سے متعلق ہوگا جس پر برطانیہ کے پارلیمنٹری انڈر سکرٹری مسٹر تامسن اور پاکستان امریکہ نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا۔ مغربی جرمنی۔ کینیڈا اور بھارت کے سفارتی نمائندوں کے دستخط ہوں گے۔ پاکستان اور عالمی بنک میں قرض کے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے جائینگے اور تیسرا سمجھوتہ پاکستان اور ترقیاتی قرضہ فنڈ کے درمیان ہوگا ؛

## برطانیہ ۲ کروڑ دس لاکھ پونڈ پاکستان کو دے گا

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نہری پانی کے سمجھوتے کے تحت پاکستان میں متبادل تعمیرات کے لئے برطانیہ دس سال میں دو کروڑ دس لاکھ پونڈ کے قریب رقم دے گا ؛

## مکرم مولانا شمس صاحب ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۱۶ ستمبر۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس دو ماہ تک کوئٹہ میں قیام کرنے اور بہاولپور کے علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد بخیریت واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں ؛

## پاکستان اور روسی وفدوں کی بات چیت

کراچی ۱۶ ستمبر۔ پی۔ آئی۔ ڈی سی ہاؤس میں تیل اور دوسری معدنیات تلاش کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے سلسلہ میں پاکستانی اور روسی وفدوں کی بات چیت جاری رہی۔ پاکستانی وفد کی قیادت پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے ڈائریکٹر مسٹر ایم الیس یوسف اور روسی وفد کی قیادت مسٹر کالیا سنوف کر رہے ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ روسی وفد ۱۸ ستمبر کو بذریعہ طیارہ راولپنڈی جائے گا۔ اور ۱۹ ستمبر کو تیسرے پہر واپس کراچی آ جائے گا۔ وہ بعض شمالی علاقوں کا دورہ کرے گا۔ جن میں تیل پیدا کرنے والے علاقے بھی شامل ہیں۔

## تین کروڑ روپے سے زیادہ رقم وصول ہو گئی

لاہور ۱۶ ستمبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے تین کروڑ روپے کا جو قرضہ جاری کیا ہے۔ اس کے بارہ میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کو موصول ہونے والی ابتدائی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ مقررہ رقم سے زیادہ رقم وصول ہو گئی ہے۔ یہ قرضہ سات سال یعنی ۱۹۶۷ء میں واجب الادا ہوگا۔

## ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۹ و ۱۰ ستمبر کے پرچوں پر غلطی سے ایک ہی نمبر لکھا گیا ہے۔ دراصل ۱۰ ستمبر کے پرچے کا نمبر ۲۰۸ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۰ء

# سیاست کا پھسلنا مقام

معاصر جس کا ذکر ہم نے کل کے اداریہ میں کیا ہے اسی مضمون میں جس کا عنوان "سیاست اور رضائے الٰہی" ہے لکھتا ہے :-

"خلوص اور ریا سب کا انحصار "نیت" پر ہے اور انسان کے اپنے ذاتی مزاج اور رجحانِ طبیعت پر۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ "نیت" کی اصلاح کی جائے۔ آج ہمارا ملک جس دور سے گزر رہا ہے اس میں سیاست میں حصہ لینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن وہ وقت بہرحال آنے والا ہے جب کہ ہماری قوم کو اپنے ملک کا نظام چلانے کی ذمہ داری سونپی جائیگی اگر اس وقت بھی یہ غلط نقطۂ نگاہ بحال رکھا گیا کہ سیاست میں حصہ لینے سے رضائے الٰہی کا جذبہ ختم ہوجاتا ہے تو یہ بڑی خطرناک صورت حال ہوگی۔ اور کل کا کیا سوال آج بھی بنیادی جمہوریتوں کا جو نظام قائم کیا گیا ہے اور سرکاری ملازمتوں سے ملک کے نظم و نسق کا جو کام لیا جارہا ہے اگر اس کا محرک بھی رضائے الٰہی کو قرار دیا جائے تو نتائج کس قدر شاندار نکل سکتے ہیں۔ اور قومی تعمیر و ترقی کا کام کتنی وسعت کے ساتھ ہوسکتا ہے"

ہم معاصر سے اس امر میں متفق ہیں کہ سیاست کا کام بھی اسی وقت شاندار نتائج کا حامل ہوسکتا ہے جب خلوص نیت اور رضائے الٰہی کی خاطر کیا جائے۔ حکومت کے عمال خواہ وہ کسی حیثیت سے ملکی خدمت کر رہے ہوں اگر وہ اپنا کام رضائے الٰہی کی خاطر کریں تو یقیناً ملک و قوم کو اس سے بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہی ہے کہ ایسے لوگ اسی وقت ملک و قوم کی صحیح خدمت کرسکتے ہیں۔ جب وہ خلوص نیت سے اور رضائے الٰہی کی خاطر کام کریں عمال حکومت کا یہ اولیں فرض ہے۔ اور ان کے کام کی خوبی اور قدر اسی نسبت سے زیادہ یا کم ہوگی جس نسبت سے ان کی نیت نیک اور رضائے الٰہی کی حامل ہوگی۔ چنانچہ معاصر نے یہ بالکل ٹھیک کہا ہے کہ :-

"رضائے الٰہی کی تڑپ تو ایک مستقل جذبہ ہے۔ وہ زندگی کے ہر معاملے میں ہوسکتا ہے مسئلہ صرف یہ ہے کہ کوئی شخص سیاست میں کیوں حصہ لیتا ہے اس کی غرض کیا ہے؟ اگر اس کا مقصود ذاتی منفعت کا حصول ہے تو یقیناً اس کا محرک رضائے الٰہی کا جذبہ نہیں۔ لیکن اگر ایک شخص سیاسی کام اس نیت سے کرتا ہے کہ اس طرح میں اپنے وطن کو خدا کی اطاعت میں دے سکتا ہوں

. . . . . . . . . .

. . . . . . . . . .

اس طرح میں اپنے ملک میں نظامِ اسلامی قائم کرسکتا ہوں۔ اس طرح میں اپنی قوم کو خدا کے دین کا پابند بنا کر اسے دنیا میں ترقی و استحکام بخش سکتا ہوں اور آخرت میں اسے عذابِ جہنم سے بچا سکتا ہوں تو اس کا یہ سارا کام رضائے الٰہی کے حصول کا کام ہے"

یہ بجا اور درست ہے اور ہمارا قیاس ہے کہ جس شخص نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے جو معاصر سے ہم کل الفضل میں نقل کر چکے ہیں وہ بھی ہمہ جہت اس سے متفق ہوگا۔ قابلِ اعتراض یہ بات نہیں ہے کہ رضائے الٰہی کے لئے سیاست میں حصہ نہ لیا جائے بلکہ یہ ہے کہ رضائے الٰہی کے عام جذبہ قوم کے بغیر ایک پارٹی بنا کر سیاست میں حصہ لیا جائے اور سب سے پہلے اقتدار پر اسلام کے نام سے قبضہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں انسان کی اکثر وہی حالت ہوتی ہے جس کا ذکر اس حوالہ میں کیا گیا ہے کہ سیاست کے مقابلہ میں رضائے الٰہی کا جذبہ کمزور ہوجاتا ہے یعنی کذب سے صداقت کی پشت پناہی کی جانے لگتی ہے۔ اقتدار کے حصول کے لئے "خدمت خلق" کے جذبہ کو بھی محدود و مخصوص کر دیا جاتا ہے

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے اپنی تمام زندگی میں سیاست کو کبھی مطمح نظر نہیں بنایا بلکہ آپ نے خلوص نیت اور رضائے الٰہی پر ہی زور دیا ہے اور جماعت کی ایسی شاندار تربیت کی کہ پرخلوص سیاست اور رضائے الٰہی پر مبنی حکمرانی خود بخود نشوونما پا گئی وہاں ہر عمل کی بنیاد خلوص نیت رضائے الٰہی اور تقوےٰ پر رکھا ہے بے شک اس میں سیاست بھی شامل ہے لیکن اسلام کا طریق کار یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے تقویٰ کی بنیادیں استوار کرتا ہے اور پھر جوں جوں کسی معاملہ سے کام پڑتا ہے اس میں رضائے الٰہی اور تقویٰ کا رنگ خود بخود بھرتا جاتا ہے۔

معاصر ایک اور مغالطہ میں بھی گرفتار ہے لکھتا ہے :-

"واقعہ یہ ہے کہ مخصوص افراد کے علاوہ عام مسلمان جب بھی اسلام کے نام سے کام کرتا ہے وہ پورے اخلاص سے کرتا ہے اور اس کا محرک جذبۂ رضائے الٰہی ہوتا ہے۔ اپنے ملک کی پوری سیاسی تاریخ کا جائزہ لیجئے۔ تحریک خلافت کے زمانے سے قیام پاکستان تک کی سیاسی جدوجہد کی داستان کیا کہتی ہے مسلمان نوجوانوں اور بوڑھوں اور بچوں نے ہر دور میں جو بڑھ بڑھ کر قربانیاں کیں، ان کو لبیک کہا تو کیوں۔ ترکانِ عثمانی کی خلافت بحالی کے لئے کون محرک تھا بجز اسلامی جوش کے اور اسلامی جوش کا محرک کیا شے تھی بجز رضائے الٰہی کے۔ پھر پاکستان کی تحریک میں مسلمانوں نے برطانیہ کی جابر طاقت اور ہندوؤں کی غالب قوت سے جو ٹکر لی اور اس میں انہوں نے دن رات ایک کر دیا۔ اس کا محرک جذبہ اسلامی سربلندی کے سوا کیا تھا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے سامنے جب تک صرف ۵۶ فیصدی نشستیں اور نوکریاں اور سیاسی حقوق پیش کئے جاتے رہے ان میں کوئی حرکت عمل پیدا نہ ہوئی۔ لیکن جونہی ایک اسلامی سلطنت کے قیام کا خواب ان کو دکھایا گیا وہ دیوانہ وار بلکہ پروانہ وار مسلم لیگ کی شمع کے گرد جمع ہوگئے۔ حالانکہ تحریک خلافت اور تحریک پاکستان بالکل سیاسی تحریکیں تھیں۔ لیکن چونکہ ان کا ہدف اسلامی سربلندی تھی اس لئے وہ سیاسی تحریکیں بھی ان کے اندر عزیمت و ایثار اور جوش و خلوص پیدا کرنے کا باعث بنیں۔"

(ایشیا لاہور ۱۵ ستمبر ۱۹۶۰ء)

جہاں تک پاکستان ایسے اسلامی ملک کا تعلق ہے یہ واضح ہے کہ اس وقت مسلمان ہی برسر اقتدار ہیں دوسرے لفظوں میں پاکستانی حکومت کے کرتا دھرتا سب مسلمان ہیں یہاں اب اس چیز کی ضرورت نہیں ہے کہ رضائے الٰہی اور تقوےٰ رکھنے والوں کی ایک سیاسی پارٹی بنا کر اقتدار پر قبضہ کیا جائے۔ بلکہ اس چیز کی ضرورت ہے کہ ایک خالص غیر سیاسی جماعت کھڑی ہو جو عوام اور خواص کی ذہنیت کی بنیادیں رضائے الٰہی اور تقویٰ پر استوار کرے۔ اس کی بین وجہ یہ ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنانے سے اندرونی خلفشار کے بھوت کی زنجیر ڈھیلی ہوجاتی ہے۔ جب مسلمانوں کا غیروں سے مقابلہ ہوتا ہے تو جیسا کہ اوپر کے حوالے سے ظاہر ہے ہر فرقہ کے مسلمان ایک محاذ پر جمع ہوجاتے ہیں اور ان میں اسلامی جوش یکسانی اور اتحاد اختیار کر لیتا ہے یہ فطری امر ہے۔ لیکن جب مسلمانوں ہی میں سے ایک پارٹی اسلام اور تقویٰ اور رضائے الٰہی کے نام سے ایک سیاسی پارٹی کھڑی ہوتی ہے تو اندرونی خلفشار لازمی امر ہے اور وہ حالت ہوجاتی ہے کہ ووٹ لینے کے لئے خدمت خلق کا جذبہ بھی سکڑ جاتا ہے۔ اور خود ان بنیادوں پر چوٹ پڑتی ہے جن بنیادوں کو لے کر ایسی سیاسی پارٹی کھڑی ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے کبھی سیاست سے کام شروع نہیں کیا اور اگر ان کے مخالفین ایسا الزام بھی لگاتے ہیں تو وہ اسکی پر زور تردید کرتے ہیں اور نہایت احتیاط برتتے ہیں کیونکہ حکومتی اقتدار ایک ایسی چیز ہے جس کو مطمح نظر بنانے سے اصلاح کے کام میں سخت رخنہ اندازی ہوتی ہے اور ناقابلِ حل مسائل پیدا ہوجاتے ہیں جو بلاوجہ فساد کا باعث بنتے ہیں اور ان اغراض و مقاصد کو ہی ناکام بناتے ہیں جن کی وجہ سے اقتدار کا حصول لازمی سمجھا جاتا ہے۔ خلافت راشدہ کے عہد سے جہاں ہمیں یہ رہنمائی ملتی ہے کہ سیاسی کام بھی رضائے الٰہی اور تقوےٰ سے نہایت کامیابی سے سرانجام پا سکتا ہے وہاں اس بات کا بھی علم ہوجاتا ہے کہ سیاست کس قدر پھسلنا مقام ہے جہاں بڑے بڑے استوار قدم بھی لڑکھڑا جاتے ہیں۔ اور یہ علم آنحضرت صلعم کی وفات کے وقت ہی ہوجاتا ہے۔ جب بنی ثقیفہ میں انصار اور مہاجرین کا خلافت کے لئے تنازعہ رونما ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے رسول پاک کا نے خدانخواستہ دونوں گروہوں کی رضائے الٰہی اور تقویٰ میں ایسی تربیت نہ کی ہوتی تو بہت ممکن تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور باغیوں کا واقعہ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہ کا مبارزہ اسی وقت رونما ہوجاتا۔

یہ آنحضرت صلعم کی غیر سیاسی تعلیم و تربیت ہی تھی جس نے اسلام میں ایسے ایسے مجددین اور صلحاء پیدا کئے کہ جنہوں نے سیاست سے الگ رہ کر دین اسلام کے جھنڈے مغرب سے مشرق تک کے کفرستانوں میں گاڑ دئے ہیں۔

(باقی ص۸ پر)

# ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

## فرمودہ ۱۹ مئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

**ہر احمدی کو بچوں اور نوجوانوں کی اصلاح کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے**

فرمایا:- آج میں

### خدام الاحمدیہ

کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں صرف کام کو ہی نہیں دیکھا جاتا بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کام کس طرح سے سرانجام دیا گیا ہے۔ اگر کوئی کام بھونڈے طریق سے کیا جائے۔ تو خواہ وہ اچھا ہی ہو اس کا دوسروں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور اگر بُرا کام بھی عمدہ طریق سے کیا جائے۔ تو گو وہ کام کرنے والے کے لئے تو ناجائز ہی ہوگا۔ لیکن دوسروں پر اس کا اچھا اثر پڑے گا اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ریاکاری کے ساتھ کسی ایسے شخص کے ساتھ جس سے وہ دل میں عداوت رکھتا ہے حسن سلوک کرے۔ تو دیکھنے والے تو یہی سمجھیں گے۔ کہ اس کا طریق عمل قابل رشک ہے۔ اور ہمیں بھی ایسا ہی طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ پس خدام الاحمدیہ کو ہمیشہ غور کرتے رہنا چاہیئے کہ لوگ ہمارے کام کی وجہ سے ہم سے محبت کرتے ہیں۔ یا ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور اگر دوسروں پر ان کے کام کا اچھا اثر نہ ہو۔ تو انہیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارے کام میں کچھ بھونڈا پن تو نہیں جس کی وجہ سے لوگ ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور پھر جو نقائص اور عیوب انہیں اپنے اندر نظر آئیں۔ ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسی طرح میں انصار کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ بچوں کی تربیت نہایت ضروری چیز ہے۔ اور ان کی نگرانی نہ کرنا ایک خطرناک غلطی ہے۔ آخر خدام کوئی غیر تو نہیں ہیں انصار کی اپنی ہی اولادیں ہیں۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ ان کو بچوں کی طرح سمجھائیں۔ الٹا اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا انہیں اپنا بیٹا یا اپنا بھائی بھول جاتا ہے۔ اور یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ خدام میں یہ نقص ہے۔ اور خدام میں وہ نقص ہے وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ خدام ہمارے ہی بیٹے ہیں۔ خدام کوئی آسمان سے تو گرے۔ وہ ان کی اپنی اولادیں ہیں۔ وہ احمدی محلوں میں رہنے والے بچے ہیں۔ اور خدام کے باپ یا چچا انصار ہیں۔ پس خدام الاحمدیہ کو بھی اپنے کاموں کا جائزہ لینا چاہیئے اور ان نقائص کو دور کرنا چاہیئے۔ جن کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ اور انصار کو بھی خدام کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے معنی

"جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنے نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا حقیقی راہ ہے۔ اور اس میں خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف موہنہ سے کہدیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ جھوٹے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں۔"

(ملفوظات صـ۳۵۲)

---

فرمایا:- کل ایک صاحب نے ایک بات پیش کی تھی گو انہوں نے تعلیم کی کمی کی وجہ سے نامناسب رنگ میں پیش کی تھی۔ کہ

### محلہ دارالفضل کے خدام

ان کا گھوڑا کھول کر لے گئے اور اس پر سواری کرتے رہے۔ میں نے بتایا تھا کہ وہ ان دو چار لڑکوں کا نام بحیثیت خادم کے کیوں پیش کرتے ہیں کیا وہ کام انہوں نے بحیثیت خادم کیا تھا۔ اگر بڑی عمر کا کوئی آدمی غلطی کرے تو کیا ہم یہ کہیں گے کہ انصار اللہ ایسا کرتے ہیں۔ پس ان لڑکوں کا فعل بحیثیت خدام نہ تھا اس لئے یہ کہنا کہ خدام الاحمدیہ اس طرح کرتے ہیں درست نہیں۔ اور جب یہ واقعہ ہوا تھا۔ تو محلہ کے پریذیڈنٹ کا فرض تھا کہ وہ اس کی تحقیقات کرتا۔ اور اخلاق کی درستی ہر انسان کا فرض ہے چاہے وہ عہدیدار ہے یا نہیں۔ اور اس کی سب سے زیادہ ذمہ واری والدین پر عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ صحیح رنگ میں بچوں کی تربیت نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی شخص اصلاح کرنا چاہتا ہے تو اس سے جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا بجائے ان کو بُرے کاموں سے روکنے کے ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ جو والدین ایسا کرتے ہیں۔ وہ اپنی حماقت کا ثبوت دیتے ہیں۔ بچپن میں تو وہ ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ لیکن جب بچہ جوان ہو جاتا ہے۔ اور بد اخلاقیوں سے باز نہیں آتا۔ اور والدین کو ٹھکرا دیتا ہے۔ تو پھر چیخنا شروع کرتے ہیں کہ دعا فرمائیں بچے کی اخلاقی حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔ حالانکہ ابتدا میں یہی لوگ اس کے اخلاق کو خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔

### قصہ مشہور ہے

کہ کسی ڈاکو کو پھانسی کا حکم ملا۔ جب حکام اسے پھانسی دینے لگے۔ تو اس سے پوچھا گیا کہ اگر تمہاری کوئی خواہش ہو تو بتاؤ۔ تاکہ وہ پوری کر دی جائے۔

اس نے کہا میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس کی ماں کو بلایا گیا۔ اس نے کہا میں علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس خیال سے کہ اب تو اس نے مر جانا ہے اسے علیحدگی میں بات کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ چند منٹ کے بعد اس کی ماں کی چیخ سنائی دی۔ افسر دوڑے دوڑے وہاں پہنچے کہ کیا ہو گیا ہے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ اس نے دانت مار کر اپنی ماں کا گلہ زخمی کر دیا تھا۔ افسروں نے اسے لعنت ملامت کی کہ ظالم اب تو تم سولی کے تختہ پہ لٹکنے والے ہو ایسی حالت میں بھی تم ظلم سے باز نہیں آئے اور تم نے اپنی ماں کا گلہ کاٹ کھایا ہے۔ اس نے کہا آپ لوگ نہیں جانتے کہ میں نے گلہ کیوں کاٹا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آج پھانسی کے تختے پہ مجھے میری ماں ہی لٹکا رہی ہے۔ وہ اس طرح کہ جب میں بچپن میں چھوٹی چھوٹی چیزیں چوری کر کے لاتا تھا تو وہ مجھ سے لے کر چھپا لیتی تھی اور اگر کوئی میرے متعلق شکایت کرتا تھا تو اس سے لڑنے لگ جاتی تھی۔ میں اس وقت نا واقف تھا۔ مجھے بچپن میں چوری کی عادت پڑ گئی پھر میں نے بڑی چوریاں کرنی شروع کر دیں اور اب چوری کرتے ہوئے مجھ سے ایک آدمی قتل ہو گیا۔ جس کی وجہ سے میں پھانسی دیا جا رہا ہوں۔ اسی وجہ سے میں نے اپنی ماں کے گلے کو کاٹا ہے کہ اصل مجرم میری ماں ہی ہے۔

## حقیقت یہی ہے

کہ لوگ ابتداء میں اپنی اولادوں کی تربیت کی فکر نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی کہے تو اس سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ہر شخص اپنے لڑکے کو معصوم سمجھتا ہے۔ دوسرے لڑکے کے متعلق تو وہ کوئی بات سن بھی لیتا ہے لیکن اپنے لڑکے کے متعلق کوئی بات نہیں سن سکتا بلکہ اگر کوئی کہے تو الٹا اسے ڈانٹنا شروع کر دیتا ہے کہ آپ پہلے اپنے بچے کی تو خبر لیں۔ ان کی مثال ویسی ہی ہوتی ہے جیسے کہتے ہیں کوئی نمبردار گاؤں کے کسی شخص سے کٹورا مانگ کر لے گیا۔ جب بہت دن گذر گئے اور نمبردار نے کٹورا واپس نہ کیا تو وہ خود کٹورا لینے کے لئے نمبردار کے مکان پر گیا۔ جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ نمبردار اس میں ساگ کھا رہا ہے۔ اس نے کہا۔ نمبردار جی یہ کوئی اچھا طریق تو نہیں کہ آپ برتن مانگ کر لے آتے ہیں اور پھر اس میں ساگ ڈال کر کھانا شروع کر دیتے ہیں اور پھر ایک گالی نکال کر کہنے لگا کہ میں بھی ایسا ویسا ہوں کہ اگر تمہارا کٹورا مانگ کر لے جاؤں اور اس میں پاخانہ ڈال کر نہ کھاؤں تو ایسے لوگ بھی بجائے دل کی صفائی کا ثبوت دینے کے دل کی گندگی کا ثبوت دیتے ہیں۔ بجائے اس

.......... سکے کہ وہ خوش ہوں کہ کسی نے میرے لڑکے کی بیماری کا پتہ دیا ہے الٹا لڑنا شروع کر دیتے ہیں یہ طریق نہایت ناپسندیدہ ہے۔ ہماری جماعت کے ہر شخص کا فرض ہے کہ بچوں اور نوجوانوں کے اخلاق کی درستی کے لئے کوشاں رہے۔ بالعموم نوجوان۔ نوجوانوں کی پیچ کر جاتے ہیں اور ان کی غلطیوں کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ جب کسی کو کسی دوسرے شخص کی غلطی کی اطلاع ملے تو اسے اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔

> **احمدیت نے تجدید کا کیا کام کیا ہے؟**

ایک غیر احمدی دوست نے عرض کیا کہ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ احمدیت اسلام میں کیا تجدید کی ہے اور اس فرقہ کی کیوں ضرورت پیش آئی ہے؟
حضور نے فرمایا

## ہمارا دعویٰ ہے

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اس زمانہ میں مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اشاعت اسلام اور تبلیغ ہدایت کا کام آپ کے سپرد کیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ کہا وہ سچ تھا یا جھوٹ تھا۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ بھی بہرحال کسی نہ کسی مذہب کو سچا سمجھتے ہیں آپ یہ بتائیں کہ آپ اس کو کیوں سچا مانتے ہیں اور اس نے کیا تبدیلی دنیا میں پیدا کی ہے؟ سائل نے عرض کیا کہ میں مسلمان ہوں اور اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول سمجھتا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں سچا مانتے ہیں۔ آخر آپ کی سچائی کی کوئی نہ کوئی دلیل تو آپ کو بھی معلوم ہونی چاہیئے۔ کیونکہ انسان جب کسی کو سچا مانتا ہے تو کچھ دلیلوں سے سچا مانتا ہے۔ سائل نے عرض کیا کیونکہ آپ پہ الہام نازل ہوتا تھا اس لئے آپ کو میں نے سچا مانا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ یہ بھی کوئی جواب ہے۔ مرزا صاحب بھی کہتے ہیں کہ مجھ پہ الہام نازل ہوتا ہے اس لحاظ سے تو آپ بھی سچے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی آپ نے قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کے متعلق سوچا ہی نہیں بلکہ آپ کو

## بے سوچے ماننے کی عادت ہے

تو پھر سب کو بے سوچے ہی مانتے چلے جائیں۔ اور اگر دلیل سے ماننا ہے تو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی کوئی دلیل آپ کو معلوم نہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کی صداقت کے دلائل آپ کو معلوم نہیں پہلے آپ ان کے دلائل معلوم کریں اور ان پہ حقیقی ایمان لائیں۔ اس کے بعد مرزا صاحب کی باری آئے گی۔ کیونکہ انسان پہلے نچلی سیڑھیوں پہ چڑھتا ہے اور پھر اوپر کی سیڑھیوں پہ چڑھتا ہے سائل نے عرض کیا کہ میں تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی جماعت کے ذریعہ کیا تبدیلی پیدا ہوئی ہے
حضور نے فرمایا:۔

> **حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعے پیدا شدہ دو اہم تبدیلیاں**

بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ جو تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں ان میں سے

## ایک بڑی تبدیلی یہ ہے

کہ آپ کی بعثت سے پہلے تمام مسلمان قرآن کریم میں نسخ کے قائل تھے کوئی پانچ سو آیات منسوخ بتاتا تھا۔ اور کوئی دو سو۔ کوئی سو۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اور تو سب آیات حل کر لیں لیکن پانچ آیتوں کے متعلق انہوں نے بھی لکھ دیا کہ وہ منسوخ ہیں اس عقیدہ کی وجہ سے مسلمان دوسری قوموں کے سامنے آنکھ تک نہیں اٹھا سکتے تھے۔ کیونکہ جس کلام کا تھوڑا حصہ منسوخ ہو سکتا ہے وہ کچھ عرصہ کے بعد سارے کا سارا بھی منسوخ ہو سکتا ہے

دوسرے ایسی تعلیم کے متعلق انسان ہمیشہ شبہات میں پھنسا رہتا ہے کہ وہ کس آیت پہ عمل کرے اور کس پہ نہ کرے کیا پتہ کہ وہ بھی منسوخ ہو چکی ہو۔ پس اس عقیدہ کی وجہ سے مسلمانوں میں خطرناک بزدلی پیدا ہو چکی تھی اور وہ اغیار کے سامنے ٹھہر نہ سکتے تھے اور اسلام روز بروز مغلوب ہوتا جا رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر بتایا۔ کہ قرآن کریم کی کوئی آیت۔ کوئی لفظ بلکہ کوئی زیر اور زبر بھی منسوخ نہیں اور وہ تمام آیات جن کو لوگ منسوخ قرار دیتے تھے ان کی آپ نے تطبیق کر کے دکھا دی اور

## قرآن کریم کے فضائل

ایسے رنگ میں بیان فرمائے کہ دوسری اقوام اور ادیان اس کے مقابلہ سے عاجز آ گئے اور آپ نے ثابت کر دیا کہ دینوں میں سے زندہ دین صرف اسلام ہے اور کتابوں میں سے زندہ کتاب صرف قرآن کریم ہے
پھر

## حیات مسیح کا عقیدہ

جو مسلمانوں میں رائج تھا یہ بھی انہیں دن بدن عیسائیت کے گڑھے میں گرا رہا تھا۔ اور عیسائی مسلمانوں کو بات تک کرنے نہ دیتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عقیدہ کی بھی تردید کی اور عیسائیت کے محل کو بنیاد سے اکھیڑ کر پھینک دیا اور اسلام کو عیسائیت پہ غالب کر کے دکھا دیا۔ وہی پادری جو ہر گلی میں اور ہر شہر میں تبلیغ کرتے پھرتے تھے وہ نظر نہیں آتے۔ لیکن افسوس کہ لوگوں نے بجائے ان باتوں پہ غور کرنے کے اور اسلام کو تقویت دینے کے آپ پہ ہی کفر کے فتوے لگانے شروع کر دیئے اور اس نور سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اسے بجھانے کی کوشش شروع کر دی۔

---

## اعلان نکاح

میرے لڑکے شیخ محمد رفیق (جو حضرت محمد اسمٰعیل صاحب المغفور دہلوی کا نواسہ ہے) کا نکاح بشریٰ ناز بنت مکرم محمد عبد اللہ خان صاحب آف سرگودھا حال راولپنڈی کے ہمراہ بعوض حق مہر پانچ ہزار روپے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مورخہ ۱۳ ستمبر بروز بدھ بعد نماز عصر دار الرحمت ربوہ کی بڑی مسجد میں پڑھا۔
احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح بابرکت فرمائے آمین اللّٰہم آمین۔ (محمد صدیق آف چنیوٹ)

---

## درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا ملک محمد خورشید ناحال بیمار ہے اس کے پتے میں پتھری ہے۔ نیز اس کی ہمشیرہ بھی اسی مرض میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔
(ملک فضل حسین۔ احمدی مہاجر)

(۲) میرے ماموں زاد بھائی خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار بیمار ہیں۔ ان کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن کیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے
خواجہ عبد الکریم کیفے فردوس
گول بازار۔ ربوہ

# غانا (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

## متعدد مقامات کا دورہ ـ معززین سے ملاقاتیں ـ لٹریچر کی اشاعت ـ کالجوں اور سکولوں میں تقاریر

## احمدیہ مشن غانا کی سہ ماہی رپورٹ

(مرتبہ ـ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

خاکسار نے عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی اور تعلیمی و تربیتی اغراض کے پیش نظر بیس شہروں اور دیہات کا دورہ کیا اور ۲۰۱۶ میل سفر طے کیا۔ قریباً ۱۲۰ اشخاص سے ملاقات کی جن میں ۔ اگیرے میموریل سیکنڈری سکول کیپ کوسٹ کے ہیڈ ماسٹر ۔ اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر ۔ پاکستانی ہائی کمشنر ۔ ریجنل کمشنر اشانٹی ۔ اسسٹنٹ بشپ ذائن مشن ۔ سیکرٹری ریجنل کمشنر جنوب مغربی غانا ۔ ڈائرکٹر بیورو آف سٹیٹ غانا ۔ پروفیسر این ۔ کیو ۔ کنگ ، انچارج شعبہ دینیات یونیورسٹی کالج غانا ۔ ڈائرکٹر جیل خانہ جات غانا ۔ اٹارنی جنرل غانا ۔ لیفٹننٹ کمشنر ۔ سالیسیٹر جنرل غانا جیسی نامور شخصیتیں شامل ہیں ۔ مورخہ ۸ ر اپریل کو جنوبی غانا کے چیف روڈ وحنا کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں دینی تعلیم کے حصول کیلئے ربوہ کو ایک طالب علم عبدالرحیم نامی روانہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا اس طالبعلم کے اخراجات کرایہ مسٹر محمد آرتھر چیف ایگزیکٹو آفیسر غانا نے ادا کرنے کا وعدہ کیا اور یکصد پونڈ کی رقم نقد پیش کر دی ۔ بقیہ رقم کے وصول ہونے پر یہ افریقن طالبعلم ربوہ کے لئے روانہ کر دیا جائے گا ۔

مورخہ ۸ ر اپریل کو انکو سوکم سٹیٹ کونسل میں ایک زمین کے سلسلہ میں جانا پڑا ۔ مورخہ ۲۰ ر اپریل کو مولوی صالح محمد صاحب کو ٹاکوراڈی بندرگاہ پر جا کر الوداع کیا ۔ مولوی عبداللطیف صاحب کیپ کوسٹ میں مئی کا مہینہ بیمار رہے ۔ چار بار ہسپتال میں ان کی عیادت کے لئے گیا ۔

مورخہ ۸ ر مئی کو ایک نہایت جوشیلے اور پرانے احمدی محمد آف آکوا اکرم کی وفات پر ان کے گاؤں میں جا کر نماز جنازہ ادا کی ۔ اس موقعہ پر ملک کے رسم و رواج کے مطابق احمدی ۔ عیسائی اور مشرکین کے اجتماع میں جو ایک ہزار افراد پر مشتمل تھا ۔ ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی ۔ مورخہ ۲۰ ر مئی کو سویڈرو قصبہ میں ایک پختہ مسجد کی بنیاد رکھنے کے لئے گیا ۔ اس تقریب میں علاقہ کے بعض چیفس اور دوسرے اشخاص بھی شامل تھے ۔ یہاں ایک گھنٹہ تک تقریر کی ۔

مورخہ ۹ ر مئی کو ہیڈ وار Winneba کے عیسائی مبلغین کے ساتھ چار گھنٹے تک تبادلہ خیالات ہوا ۔

مورخہ ۵ ر جون کو بمقام اکرافو نماز عید پڑھانے گیا جہاں ایک ہزار احباب شریک ہوئے ۔ مورخہ ۱۲ جون کو سیکرٹری ریجنل کمشنر کو زمین کے کاغذات کے سلسلہ میں کیپ کوسٹ جا کر ملا ۔ مورخہ ۳۰ ر جون کو لفٹیننٹ جنرل کے ۔ ایم شیخ صاحب وزیر زراعت و خوراک پاکستان جو غانا کے یوم جمہوریہ کی تقریب پر آئے تھے کو ملا ۔ ہائی کمشنر پاکستان نے ان کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں ہمیں بھی مدعو کیا چنانچہ اس تقریب کے موقعہ پر دیگر معززین کے علاوہ وزیر اعظم سیرالیون ۔ سفیر لبنان ۔ سفیر چیکو سلاویکیہ ۔ نمائندہ لائبیریا نمائندہ برطانیہ ۔ ہائی کمشنر سیلون ۔ نمائندہ نیوزی لینڈ ۔ وزیر محنت ملایا سے ملاقات ہوئی ۔

ان امور کے علاوہ روزانہ قرآن مجید کا درس دیتا رہا ۔ انتظامی امور کے سلسلہ میں جس میں مجھے بیشتر وقت صرف کرنا پڑتا ہے ۔ امیر اور جنرل منیجر کی حیثیت سے مختلف فرائض سرانجام دیئے خطوط آمدہ از وزارت تعلیم ڈائرکٹر آف ایجوکیشن ۔ لوکل کونسلوں ۔ دیگر محکمہ جات حکومت گورنمنٹ ٹیچرز ٹریننگ کالجوں ۔ پاکستانی و افریقن مبلغین ۔ اساتذہ سکولز اور دیگر احباب جماعت کی طرف سے موصول شدہ ڈاک کے جوابات دیئے گئے ۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۰۵ افراد داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے فالحمدللہ علیٰ ذالک

ہمارے سیکنڈری سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرمی صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور دوسرے پاکستانی اساتذہ مکرم نذیر احمد صاحب ایم ایس سی اور مکرم منیر احمد صاحب رشید نے سکول کے فرائض کے علاوہ مختلف اوقات میں مختلف احباب سے ملے اور اسلام کے متعلق ان کی غلط فہمیوں کو دور کیا اور تعلیم یافتہ طبقہ کے بعض افراد کو اپنے خرچ پر اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا ۔ ہمارے اکرافو سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر عبدالرحمان صاحب ہیفرڈ کو حکومت غانا نے Saltpond مجسٹریٹ مقرر کر دیا ہے وہ آسن گومووا لوکل کونسل میں اب مجسٹریٹ ہیں ۔ اشانٹی علاقہ میں مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کام کرتے ہیں ۔ ان کی ارسال کردہ رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے :ـ

### اشانٹی کے علاقہ میں تبلیغ اسلام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی و تربیتی مساعی میں معتدبہ اضافہ ہوا اور خصوصیت سے مختلف کالجوں میں تقاریر کا موقع ملا ۔

**لٹریچر** ـ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی تورات و انجیل کی پیشگوئیوں پر مشتمل جیبی سائز کا چالیس صفحات کا کتابچہ مرتب کر کے شائع کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ۔ کتابچہ کے آخر میں اسلام کی اکیس امتیازی خصوصیات کا بھی ذکر کیا گیا ۔ کتابچہ چھ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ۔ اس کتابچہ کے پروف ریڈنگ کے کام میں مکرمی منیر احمد صاحب رشید ایم اے نے امداد کی جزاہ اللہ احسن الجزاء ۔

(۱) اس کتابچہ کو Prempeh کالج کماسی کے ستر اسی انٹرمیڈیٹ کے طلبہ اور یورپین سٹاف میں تقسیم کیا علاوہ ازیں اس کالج کے سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ میں شامل ہونے والے پچاس عیسائی طلبہ میں تقسیم کرایا گیا

(۲) گورنمنٹ سیکنڈری سکول کے طلبہ ہمارے احمدیہ سیکنڈری سکول کی ٹیم سے فٹ بال اور ٹینس ٹیبل کھیلنے کے لئے آئے ان کو اور ان کے دو اساتذہ کو ایک پمفلٹ پیش کیا گیا ۔

(۳) گورنمنٹ سیکنڈری سکول کے انٹرمیڈیٹ کے عیسائی طلبہ میں لٹریچر تقسیم کیا ۔ اس سکول کی لائبریری کے لئے ڈاکٹر ویگلیری کی کتاب "اسلام پر ایک نظر" پیغام احمدیت لیکچر حضرت اقدس ایدہ اللہ ۔ اور اسلام مصنفہ مولانا شمس صاحب کا سیٹ پیش کیا گیا ۔

(۴) Tamale کے محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین میں ۔ Yeji قصبہ کے شمار جات کے محکمہ کے ملازمین ۔ احمدیہ سکنڈری سکول کے عیسائی اساتذہ کے علاوہ انفرادی طور پر مختلف تعلیم یافتہ احباب میں لٹریچر تقسیم کیا نیز Cape Coast سالٹ پانڈ اور اکرا میں تقسیم کے لئے ارسال کیا گیا ۔ مکرم محترم رئیس التبلیغ کے ارشاد پر یکصد کا پیمانہ لٹریچر بار رسال کی گئیں

(۵) احمدیہ سیکنڈری سکول کے ایک عیسائی استاد اور ایک ہندو گریجوایٹ کو ان کی خواہش پر اشانٹی پائنیر میں شائع ہونے والے "تعدد ازدواج" کا آرٹیکل مطالعہ کے لئے دیا ۔

### کالجوں اور سیکنڈری سکولوں میں تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں Wesley کالج کماسی کے جو ٹیچر ٹریننگ کالج سرٹیفکیٹ "A" کے لئے ہے دو تین سو طلبہ اور طالبات میں دو تقاریر کرنے کا موقع ملا ایک تقریر کی صدارت کے فرائض پرنسپل کالج نے سرانجام دیئے جو "بعث بعد الموت" کے متعلق اسلامی نظریہ پر تھی ۔ تقریر میں عذاب جہنم کے منقطع ہونے اور جنت و دوزخ کی سزا جزا کی اصلیت بھی بیان کی گئی تھی ۔

دوسری تقریر اسی کالج میں "اسلام اور کمیونزم" کے موضوع پر تھی اس میں تمہیدی طور پر اسلام کی امتیازی خصوصیات رواداری مساوات اور تمام انبیاء پر ایمان کے بعد اسلام کے اقتصادی نظام کے برتر ہونے کے ساتھ کمیونزم کے نقائص کو اچھی طرح واضح کیا گیا ۔ ہر دو تقاریر کے بعد طلبہ نے اسلام کا نظریہ نجات ۔ کفارہ مسیح اور الوہیت مسیح ۔ نیز زکوٰۃ ۔ وراثت اور سود کی ممانعت کے بنیادی ، اقتصادی اصولوں کے متعلق بھی مختلف سوالات کئے جن کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تسلی بخش جواب دیئے گئے ۔ "اسلام اور کمیونزم" کی تقریر طلبہ کی خواہش پر خاکسار سائیکلو سٹائل کر کے لے گیا تھا ۔ جو تمام طلبہ اور طالبات میں تقریر سے پہلے تقسیم کر دی گئی تھی ۔

Prempeh تیسری تقریر کالج کماسی کے ستر اسی انٹرمیڈیٹ کے عیسائی طلبہ میں "مسیح قرآن میں" کے موضوع پر کی جس میں مسیح کی صلیبی موت کے متعلق قرآنی نظریہ قرآنی آیات سے پیش کرنے کے بعد اس کی تصدیق بائیبل سے تفصیلی حوالہ جات سے کی ۔ اس تقریر کی بھی سائیکلو سٹائل کاپیاں تمام طلبہ اور یورپین سٹاف کے بعض ممبران میں تقریر سے پہلے تقسیم کر دی گئیں ۔ اس موقع پر صدارت کے فرائض انگریز پادری پرنسپل کالج نے سرانجام دیئے ۔ تقریر کے بعد اس سوال کے بنیادی اعتقادات کی وجہ سے سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا ۔

(باقی)

---

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں ۔

(منیجر الفضل)

## جامعہ احمدیہ اور احباب جماعت کا فرض

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو معلوم ہے کہ اب تک جو تبلیغ اسلام کا کام بیرونی ممالک میں سرانجام پا رہا ہے وہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کے ذریعہ ہو رہا ہے لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ کثرت سے ایسے ہونہار طالب علم اس ادارہ میں داخل ہوں جو تبلیغ جیسے اہم فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس فرض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ہماری جماعت کے دولت مندوں اور درمیانی درجے کے آدمیوں کو اس مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیے اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے تا اس کے ذریعہ سے ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل ہو سکیں اور تا علوم کی نہر جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کی ہے۔ مثلاً نہروں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر بہہ کر ضائع نہ ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں

(اخبار الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۲۰ء)

اس وقت جماعت کے سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک اور بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے اور اب وہ اور ان کے والدین آئندہ زندگی کے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ احباب جماعت اپنے آقا کے اس فرمان پر کان دھریں اور اپنے بچوں کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مدرسہ میں داخل کروا کر انہیں خدمت دین کے لئے تیار کروائیں۔

نوٹ:۔ موسمی تعطیلات کے بعد ۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء کو جامعہ احمدیہ کھل گیا ہے۔

(وکیل التعلیم ربوہ)

## جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر آرٹس کے داخلے شروع ہیں۔ بارہ ستمبر کو فرسٹ ایر اور پندرہ ستمبر کو تھرڈ ایر کی باقاعدہ کلاسز شروع ہو جائیں گی احباب اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت کے تعلیمی ماحول سے مستفید کروانے کے لئے ربوہ میں داخل کروائیں بچیوں کی جسمانی روحانی اور تعلیمی صحت کا ہر ممکن مکمل انتظام ہے۔

## فارم اصل آمد پُر کر کے ۲۰ ستمبر تک واپس کریں

حصہ آمد کے موصی احباب کی خاصی تعداد ابھی ایسی ہے جنہوں نے فارم اصل آمد پُر کر کے واپس نہیں کئے۔ حالانکہ ان کو بذریعہ رجسٹری بھی یہ فارم بھیجے جا چکے ہیں اور ان کو وصول بھی ہو چکے ہیں اور اس وجہ سے ان کے سالانہ حساب بھی نامکمل پڑے ہیں اب قاعدہ کے مطابق آخری قدم یہی اٹھایا جا سکتا ہے کہ ان کی وصایا کو مجلس کارپرداز میں پیش کر دیا جائے اور مجلس قواعد کے مطابق جو چاہے فیصلہ کرے لیکن دفتر ہذا ایسے احباب کو ۲۰ ستمبر تک پھر ایک موقعہ دینا چاہتا ہے جو احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ فارم اصل آمد پُر کر کے ۲۰ ستمبر تک واپس کر دیں۔ اس کے بعد دفتر کو لازماً قواعد کے ماتحت کارروائی کرنی پڑے گی اور اس کی ذمہ داری خود موصی احباب پر ہوگی۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## لجنہ اماء اللہ کا چوتھا سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں شریک ہونے والی بہنیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے دلوں میں نمایاں تغییر محسوس کرتی ہیں ـــــ براہ مہربانی تمام عہدیداران اپنی اپنی لجنہ میں مسلسل تحریک کرتی رہیں کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں۔ نیز شوریٰ میں پیش کرنے والی تجاویز بھی دفتر ہذا میں بھجوا دیں ـــــ سالانہ اجتماع کا چندہ بھی از راہ کرم جلد روانہ کر دیا جائے تاکہ اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو نیز لجنہ اماء اللہ اپنے اپنے مشورہ سے مطلع فرمائیں کہ آیا اس مرتبہ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کا اجتماع اکٹھا منعقد کیا جائے یا نہ۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## چندہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ کے مرکز پاکستان ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے اس موقعہ پر بدستور سابق انشاء اللہ ملک کے ہر حصہ سے اراکین تشریف لائیں گے۔ جن کے قیام و طعام اور جلسہ کے جملہ انتظامات مجلس مرکزیہ کے سپرد ہوتے ہیں۔ یہ اخراجات مرکز کے فیصلہ کے مطابق "چندہ سالانہ اجتماع" کی مد سے پورے کئے جاتے ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ اجتماع کی شرح صرف بارہ آنے سالانہ فی کس ہے اور یہ اتنی قلیل شرح ہے کہ اس چندہ کو غریب سے غریب رکن بھی شرح صدر سے ادا کر سکتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اجتماع سے قبل اس چندہ کی وصولی سو فی صدی ہو جائے۔ تاکہ اس میں سے سالانہ اجتماع کے اخراجات پورے ہو سکیں اور دوسرے چندہ جات پر اس خرچ کا بار نہ پڑے عہدیداران انصار اللہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر تمام اراکین سے باشرح یہ چندہ وصول کر کے آخر ستمبر تک ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ انتظامات میں سہولت رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والے دوستوں کیلئے

## ضروری اعلان

دوستوں کی آگاہی کے لئے وضاحت کی جاتی ہے کہ مساجد ممالک بیرون کے لئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ والی تحریک میں حصہ لینے پر صرف ایک ہی نام متعلقہ مسجد میں دعا کے لئے کندہ کروایا جائے گا۔ بعض دوست دو دو۔ تین تین نام لکھوانے کی خواہش ظاہر فرماتے ہیں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے خلاف ہے۔ جن دوستوں نے ایک سے زائد نام لکھنے کی تاکید فرمائی ہوئی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ یا تو ۱۵۰/- روپیہ فی کس کے حساب سے چندہ ادا فرما دیں۔ یا وہ ایک نام معین فرما دیں جو مسجد میں لکھوانا مقصود ہو۔

مساجد میں نام کندہ کروانے کا کام انشاء اللہ جلد ہی شروع کیا جانے والا ہے۔ متعلقہ احباب کرام فوری توجہ فرما دیں (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

## تقریب رخصتانہ و درخواست دعا

مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۶۰ء بروز اتوار بعد نماز عصر امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح ۸ نومبر ۱۹۶۰ء کو مکرم محمود احمد صاحب سعید فاضل واقف زندگی کے ساتھ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے لائلپور میں پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں مقامی احباب کے علاوہ ربوہ سے بھی بعض احباب شریک ہوئے۔ اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(ملک لطیف احمد سرور ابن ملک محمد شفیع صاحب مرحوم لائلپوری)

## پتہ کی ضرورت

نظارت بہشتی مقبرہ کو عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ برکت علی صاحب موصیہ ۶۵۶۶ ساکنہ چہور نمبر ۱۱۷ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو وہ نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ اگر خود موصیہ اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## درخواست دعا

میری عزیزہ بہن صدیقہ بیگم اور میری لڑکی زاہدہ دونوں بعارضہ بخار کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ ہر دو کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ام مسعود

## لیڈر

(بقیہ صہ ۲)

یہ آنحضرت صلعم کی غیر سیاسی تعلیم و تربیت ہی تھی جیسے سیدنا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو میں اسوقت جب آپ جہانگیر کے حکم سے قیدی تھے اپنے مرید مہابت خاں کو تلقین کی کہ وہ بادشاہ کے خلاف بغاوت کا جھنڈا اونچا کرے۔

بے شک حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حکومت الٰہیہ کا معیاری نمونہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اور ہر اسلامی ملک کے مسلمان حکمران طبقہ کو چاہیئے کہ ان کی پیروی کرے اور اپنے سیاسی کاروبار میں رضائے الٰہی اور تقویٰ پیدا کرے لیکن اس عہد کی تاریخ سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کی تعلیم و تربیت اگر پہلے رضائے الٰہی اور تقویٰ میں نہ ہوئی ہوتی تو وہ حکومت الٰہیہ کا یہ نمونہ بھی پیش نہ کر سکتے اور سیاست کی بھول بھلیاں ان کو بھی اسی طرح گم کر دیتیں جیسا کہ اس نے بعد کیا۔ بلکہ خود ان کے عہد ہی میں ایک حد تک کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

آنحضرت صلعم کی وفات سے لے کر حضرت معاویہ رضؓ کی وفات تک کی تاریخ کا مطالعہ فرمایئے آپ کو شروع ہی سے سیاست کے کارناموں کا ایک سلسلہ نظر آئیگا جس کو کوئی مسلمان بغیر تاسف کے عبور نہیں کر سکتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے لے کر جمال الدین کے وزیراعظم کے قتل تک مسلمانوں کی تاریخ کو دیکھئے سیاست نے کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا سے اسلام میں غیر سیاسی مجددین۔ صلحا اور درویش پیدا نہ ہوتے تو خدا جانے کیا ہوتا۔ ان بزرگوں نے اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے نہ صرف غیروں کے علی الرغم اسلام کو دنیا میں پھیلایا بلکہ خود اپنوں کی تلواروں کے سائے میں اسلام کی حقیقی خوبیوں کو اجاگر کیا۔ آج رسمی دور میں اس امر کی بدرجہ اولیٰ ضرورت ہے کہ ہم سیاسی انجمنوں سے اسلام کو آزاد کر کے اقوام عالم کے سامنے اسکی شان جمالی کو رکھیں اور ان طاغوتی بازوؤں کی نقاب ہیں۔ جنہوں نے اپنی سیاسی طاقت کے بل پر دنیا کو تباہی کا خطرہ لگا رکھا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ذاتی خوبیوں کو ابھارنے کے تمام ذرائع وسیع کر دئے ہیں حیف اگر ہم ان سے فائدہ نہ اٹھائیں اور ملکی اقتدار کی چھینا جھپٹی میں لگے رہیں۔

آج ان با جبروت شہنشاہوں کی شان و شوکت کی نشانیاں چند کھنڈرات کے سوا اور کیا ہیں۔ جن کی ہیبت سے دنیا کی طاقتیں لرزتی تھیں مگر حضرت خواجہ اجمیری علیہ الرحمۃ اللہ حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ اللہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت داتا گنج بخش کے جھنڈے اب تک گڑے ہیں۔ اور زمانے کا کوئی انقلاب ان کو مٹا نہیں سکتا۔

## حکومت کے ہاتھ درآمدی سامان کی فروخت

لاہور ۱۵ ستمبر۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پاکستان (جس میں کراچی شامل نہیں) کے جو بھی درآمدی تاجر کسی سرکاری یا نیم سرکاری ایجنسی کے ہاتھ درآمدی سامان فروخت کرنے کے متمنی ہوں انہیں اس مقصد کے لئے اپنی درخواستیں درآمد برآمد کے کنٹرولر کے دفتر واقع لاہور کے لائسنسنگ کے شعبے میں پیش کرنی چاہئیں۔ درخواستوں میں حسب ذیل معلومات مزید شامل کرنی چاہئیں۔

(۱) درآمدی تاجر یا کمپنی کا نام (۲) رجسٹریشن نمبر (۳) فروخت کئے جانے والے سامان کی تفصیل (۴) ایسے سامان کی قیمت اور دوسرے اخراجات (۵) سامان خریدنے والی سرکاری یا نیم سرکاری ایجنسی کا نام جو سامان خریدنے کی متمنی ہے۔

اس اعلان میں کہا گیا ہے کہ درخواستوں کی دو دو نقلیں آنی چاہئیں، اور سرکاری یا نیم سرکاری ایجنسی کی طرف سے جو آرڈر موصول ہوا ہو اس کی نقل درخواست کے ساتھ منسلک کر دینی چاہیئے۔

## ضروری اعلان

احباب مطلع رہیں۔ کہ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۰ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۶۰ء تک ربوہ ٹاؤن کی مردم شماری ہو گی۔ اس کام کی قومی اہمیت کا احباب کو علم ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب مردم شماری کے کارکنوں کو صحیح اور مکمل معلومات دیں گے۔ اور ان سے ہر ممکن تعاون کریں گے۔

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

## ضرورت ہے

حسب ذیل مخلص تجربہ کار احمدی کارکنوں کی

۱۔ ڈرائیور:۔ تاریخ حصول لائسنس اور اب تک کہاں کہاں کام کرتے رہے ہیں۔ تحریر کریں۔

۲۔ کمپونڈر:۔

۳۔ ایکس رے ٹیکنیشن (X-Ray Technician)

جو لیبارٹری کام بھی جانتا ہو۔

خواہشمند دوست حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔ (ڈاکٹر صدیقی پوسٹ بکس نمبر ۲ میرپور خاص)

---

باجلاس جناب راؤ اشفاق علی خان پی۔ سی۔ ایس افسر مال صاحب باختیارات کلکٹر ضلع سرگودہا۔

بمقدمہ:۔ گل محمد عرف گلا ولد مراد عرف مرادی قوم پنجوتھہ سکنہ بونگہ مرخرد تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا سائل

بنام:۔ ۱ گوربخش لعل ولد پرمانند۔ ۲ عطر چند ولد چھنپت رائے۔ ۳ شوچند۔ ۴ بھیم سین پسران متھراداس ۵ دیپ پرکاش ولد سارنگ۔ ۶ دیوان چند۔ ۷ چمن لعل۔ ۸ راج شاہ پسران مانک چند۔ ۹ دیو ہراس ولد سنت رام ۱۰ گوپی چند۔ ۱۱ ہرلی رام پسران آیا رام ۱۲ مسماۃ دیرانوالی بیوہ تیا رام ۱۳ ہنسراج ولد دیو بدھتہ اقوام اوڑہ بھڑکا سکنائے حافظ آباد تحصیل بھلوال ضلع شاہ پور سرگودہا مسئول علیہم

درخواست فک الرہن اراضی کھیوٹ نمبر ۱۱۰ کھتونی نمبر ۱۷۹ تا نمبر ۱۸۸ خسرہ نمبرات ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۵۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۳۶۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۶ وکھیوٹ نمبر ۱۱۱ کھتونی نمبر ۱۸۲ تا ۱۸۵ خسرہ نمبرات ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۸۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۹۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰ وکھیوٹ نمبر ۱۱۰۔ کھتونی نمبر ۱۸۶ ۱۸۶/۱۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸ خسرہ نمبرات ۲۹۳۔ ۲۹۴ من۔ ۲۹۶ من۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹ من۔ ۳۰۲۔ ۳۴۳ من۔ ۳۲۷ وکھیوٹ نمبر ۱۱۱ کھتونی نمبر ۱۸۹ نمبر خسرہ ۳۰۴ جملہ رقبہ تعدادی ۲۴۴ ۱/۲ کنال کا ۲/۳ حصہ رقبہ تعدادی ۱۶۴ ۱/۴ کنال مندرجہ جمعبندی سال ۱۹۵۵-۵۶ء واقعہ رقبہ موضع بونگہ مرخرد تحصیل بھلوال۔

بمقدمہ عنوان بالا میں مسئول علیہم غیر مسلم ہیں۔ بطریق معمول ان پر تعمیل نہیں ہو سکتی لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۸/۹/۶۰ بوقت ۷ ۱/۲ بجے صبح اصالتاً وکالتاً یا مختاراً حاضر عدالت ہذا آویں ورنہ انکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ ۹/۶۰

(مہر عدالت)

دستخط حاکم ......

# کلام پاک کے شائقین کیلئے

# خوشخبری

ہم نے حمائل شریف انگریزی (متن مع ترجمہ) بائبل پیپر پر دیدہ زیب صورت میں طبع کروائی ہے۔ ضرورتمند احباب مندرجہ ذیل پتہ سے بذریعہ وی پی پارسل منگوا سکتے ہیں۔ قیمت فی جلد دس روپے ہے۔ زیادہ تعداد میں خریدنے والوں کو معقول رعایت دی جائے گی۔

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن

گولبازار ربوہ ضلع جھنگ

مغربی پاکستان